عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز و استحباب پر مدلل اور سلیس تحریر بعنوان

اثبات میلاد

تحریر

مفتی محمد نعیم اختر نقشبندی

ناشر

شعبہ تبلیغ دارالعلوم جلیلیہ رضویہ

کامونکے ضلع گوجرانوالہ

اُستاذ العلماء، عُمدۃ الفضلاء، جامع شریعت وطریقت

القرآن والحدیث، عالم باعمل، حامیِ سُنّت، قاطع بدعت

محبوبِ گنجِ کرم حضرت علامہ الحاج الحافظ

مفتی محمد حبیب اللہ نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ

خلیفہ مجاز حضرت میاں خورشید عالم نقشبندی رحمہ اللہ

آستانہ عالیہ امیریہ کوٹلہ شریف کی قائم کردہ دینی درسگاہ

دارالعلوم جلیلیہ رضویہ

محلہ کرماں والا نزد ریلوے پھاٹک منڈیالہ روڈ کامونکے

حفظ و ناظرہ و درس نظامی کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔

برائے ایصالِ ثواب

استاذ العلماء، عمدۃ الفضلا جامع شریعت وطریقت محبوب گنج کرم

حضرت علامہ الحاج الحافظ مفتی محمد حبیب اللہ نقشبندی مجددی

قدس سرہ العزیز خادم خاص حضرت کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز حضرت میاں خورشید عالم علیہ الرحمہ آف کوٹلہ شریف

عرض مدعا

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد والہ وسلم

ماہ ربیع الاول کے طلوع ہوتے ہی چار دانگ عالم میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ پژمردہ چہروں پر بہار آ جاتی ہے اور دلوں کی کلیاں کھل جاتی ہیں۔ سحاب کرم جھوم جھوم کر برستا ہے جس سے دلوں کی خشک و بنجر زمین بھی سرسبز ہو جاتی ہے۔

درود و سلام اور مدحت سرکار کی میٹھی اور دل نواز صداؤں سے روح کو فرحت و تازگی ملتی ہے کیوں نہ ہو کہ رب کا دلارا' اہل ایمان کی آنکھ کا تارا نبی ہمارا رونق افروز ہوا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مسلمان اس دن کو عید میلادالنبی کی حیثیت سے مناتے ہیں اس میں ذکر و فکر کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان دلربائی کے تذکرے کئے جاتے ہیں۔ علمائے دین سامعین کو احکامات اسلام سے آگاہ کرتے ہیں۔ اہل خیر کھانے پکا کر غربا و مساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ مگر بعض منہ بسور کر بیٹھ جاتے ہیں اور بعض تو اس قدر سوختہ ہوتے ہیں کہ ان پر جنون کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور اسی عالم میں ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجالس پر بدعت ضلالت کے غلیظ اور گندے فتوے لگائے جاتے ہیں اور اسے دین کی خدمت سمجھا جاتا ہے۔ آج تک سننے میں نہ آیا کہ جشن صد سالہ دیوبند کو بدعت ضلالت کہا گیا ہو یا محمد بن عبدالوہاب نجدی کانفرنس کے انعقاد کو گمراہی قرار دیا

گیا ہو۔ ظاہر ہے کہ اپنے ممدوح کی تعریف پسند ہی ہوتی ہے۔

ہمیں اپنے آقا و مولیٰ کی تعریف کرنا پسند ہے۔

اس کے لئے ہم کبھی میلاد النبی کے نام سے جلسے جلوس کا اہتمام کرتے ہیں اور کبھی معراج النبی کے عنوان سے ——— مقصد تو مدحت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

جس سے ہمارے ایمان میں قوت' روح میں تازگی اور قلب میں روشنی آتی ہے اس کو آزمائے جس کا جی چاہے۔

فقیر کی دلی خواہش ہے کہ اپنے کریم آقا کے حضور اپنی کمینگی کے باوجود' نظر رحمت کی امید اس طرح کرے۔

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

آپ کا گناہ گار امتی سراسر غفلت و تودہ عصیاں
محمد نعیم اختر ابن مفتی محمد حبیب اللہ علیہ الرحمتہ والرضوان
۶۔ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ ۲۳۔ جولائی ۱۹۹۶ء

تعظیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

واضح ہو کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر فرض عین ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (سورہ فتح آیت ۹)

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

امام عاشقاں حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ ان کی روح پاک کو ہم دست بستہ سلام عرض کرتے ہیں جنہوں نے الشفاء بحقوق المصطفیٰ حیات آفرین کتاب لکھ کر امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر بہت بڑا احسان فرمایا۔ اے اللہ ہماری طرف سے آپ کو کروڑوں برکتیں و سلام پہنچا دے ـــــ نے فرمایا۔

وَاعْلَمْ اَنَّ حُرْمَةَ النَّبِيِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بَعْدَ مَوْتِهٖ وَتَوْقِيْرَهٗ وَتَعْظِيْمَهٗ لَازِمٌ كَمَا كَانَ حَالَ حَيَاتِهٖ وَذٰلِكَ عِنْدَ ذِكْرِهٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَذِكْرِ حَدِيْثِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَسَمَاعِ اسْمِهٖ

ج ۲ ص ۳۲

یقین رکھ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرمت وفات کے بعد اور تعظیم و توقیر ایسے ہی لازم ہے جیسے حالت حیات میں ہے۔ آپ کے ذکر کے وقت آپ کی حدیث و سنت اور اسم پاک سنتے وقت۔

اور آپ کی تعظیم سے محفل میلاد کا انعقاد بھی ہے۔ عشاق کو محبوب کے گلی کوچوں سے بھی محبت ہوتی ہے اور کوچۂ محبوب کے سگان سے بھی اور جہاں ذکر محبوب ہو وہاں تو عشاق پروانہ وار آتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ ۔ ذکر حبیب کم نہیں وصل

حبیب سے ـــــ اور شیخ محقق علیہ الرحمہ نے کیا خوب کہا

۔ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ـــ بسا کین دولت از گفتار خیزد۔ یعنی محبوب سے عشق اس کا مکھڑا دیکھنے سے ہی نہیں ہوتا بلکہ کبھی اس کی باتیں سن کر بھی محبوب کی زلفوں کے اسیر ہو جاتے ہیں ـــــ ہمارے آقا و مولیٰ تو ہمیں اب بھی باذنہ تعالیٰ فیض نبوت عطا فرماتے ہیں۔ عارف باللہ الشیخ احمد الصاوی علیہ الرحمۃ ایک ایمان افروز باطل سوز جملہ فرماتے ہیں کہ

مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَا نَفْعَ بِهٖ بَعْدَ الْمَوْتِ فَهُوَ الضَّالُّ الْمُضِلُّ

جو شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عقیدہ رکھے کہ آپ وصال کے بعد نفع نہیں دیتے وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔

ہمارے مخدوم و محترم عالم ربانی فنا فی الشیخ قبلہ و کعبہ حضرت مفتی محمد حبیب اللہ نقشبندی مجددی اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پرانوار پر اپنی کروڑہا رحمتیں نچھاور کرے۔ فرماتے ہیں۔

ریڈیو ' ٹی وی پر کسی اسٹیشن کی آواز سننا ہو تو سوئی اس نمبر پر کرکے ریڈیو' ٹی وی آن کردو وہاں کی آواز سن لو گے۔ بس نمبر ملانے کی ضرورت ہے۔ اپنے دل کی سوئی کو مدینے والے نمبر پر کرکے آن کردو کملی والا تمہارے پاس ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوری تو ہماری طرف سے ہے ـــــ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رونق افروز عالم ہونے کی خوشی میں عشاق محافل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انعقاد کرتے ہیں۔ گلی کوچوں کو رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجا کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ درود و سلام کی کثرت' خطابات علمائے کرام سے بے چین دل تسلی پاتے ہیں۔ اعتقادات' عبادات' معاملات' اخلاقیات پر اسلام کی ابدی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ آمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موقعہ پر اگر ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت میں سورہ تبت نازل ہوئی۔ اپنا بھتیجا سمجھ کر اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد

کردے تو مرنے کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب ہر پیر کو عذاب میں تخفیف پائے تو جو مسلمان محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر آمد مصطفیٰ کی خوشی کرے اس پر رحمت پروردگار کس قدر ہوتی ہے ؟

ذات حضور پرنور ﷺ اللہ تعالیٰ کی عظیم و جلیل نعمت ہے

اس عالم میں مخلوق کو جو بھی نعمت ملتی ہے۔ وہ حضور انور شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہی ملتی ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہیں اور آپ کی بعثت مبارک کو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا ہے۔ ظاہر ہے جس پر احسان ہے اسی پر ہی شکر لازم ہے اسی لئے ایمان والے اپنے آقا کا میلاد منا کر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں ---- رب ذوالجلال نے جب عام انبیاء کرام کی ذوات کو نعمت فرمایا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدرجہ اولیٰ نعمت ہیں اور نعمت یاد رکھنے اس کا چرچا کرنے کا حکم قرآن میں آ چکا ہے۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (پ ۳۰) اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

یہ جلوس عید میلاد النبی اور جلسہ میلاد النبی یہ دونوں اسی تحدیث نعمت اور اعلان و اظہار کے حسین مناظر و مظاہر ہیں۔

بعض مدعیان علم مسلمان کے اس طرز عمل سے اس قدر خفا ہوتے ہیں کہ ہوش و حواس بھی کھو بیٹھتے ہیں اور مسلمانوں کو بدعتی قرار دے کر طعن و تشنیع کے تیروں کی موسلا دھار بارش کر دیتے ہیں آیئے ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا ان حضرات نے کبھی دیانت داری سے اس آیت کریمہ پر بھی غور فرمایا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۔

"اے حبیب ! آپ فرمایئے اللہ کا فضل اور اس کی رحمت سے اور پس چاہئے کہ اس پر خوشی منائیں یہ بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جن کو وہ جمع کرتے ہیں۔" (سورہ یونس ۵۸)

اس آیت کریمہ میں کیا حکم دیا جا رہا ہے؟ کیا یہ حکم ہے کہ اللہ کا فضل و رحمت ملنے پر منہ بسور کر بیٹھ جایا کرو۔ جو چراغ جل رہے ہوں انہیں بھی بجھا دیا کرو اور اللہ کا فضل و رحمت ملنے پر غم و سوگ منایا کرو نہیں بلکہ حکم یہ دیا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت ملنے پر "فلیفرحوا" خوشی و مسرت کا مظاہرہ کرو۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنایا اور ایمان والوں کے لئے آقائے دوجہان کی ذات مبارکہ کو فضل کبیر قرار دے کر خوشخبری سنائی۔ اب آپ ہی فرمایئے کیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد مبارک کی خوشی میں محافل میلاد منعقد کرنا اس آیت کریمہ سے واضح نہیں ہے؟ ہے اور یقیناً ہے۔ اسی لئے ملت اسلامیہ صدیوں سے تشکر کا اظہار کر رہی ہے۔

علامہ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ محفل میلاد کا انعقاد بے اصل نہیں ہے بلکہ اس کے لئے سنت نبوی میں اصل موجود ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے یہ حدیث تحریر فرمائی جو صحیحین میں موجود ہے۔

"اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوْا هُوَ يَوْمٌ اُغْرِقَ فِيْهِ فِرْعَوْنُ وَنَجَا مُوْسٰى وَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ شُكْرًا فَقَالَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ"

"کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہوئے تو یہودیوں کو پایا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھا کرتے حضور نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس دن فرعون غرق ہوا اور موسیٰ علیہ السلام نے نجات پائی۔ ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ رحمت عالم نے فرمایا ! تم سے زیادہ ہم اس بات کے حق دار ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔"

(چنانچہ حضور نے خود بھی روزہ رکھا اور اپنی امت کو بھی ایک دن کے بجائے دو دن روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی)

پیر کے دن کا روزہ

صحیح مسلم میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

ذٰلِکَ یَوْمٌ وُلِدْتُّ فِیْہِ   اس دن میری پیدائش ہے۔ ص ۳۶۸

○ نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے الشمامہ العنبریہ میں لکھا جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ ص ۱۲

○ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

یَسْتَحِبُّ لَنَا اِظْهَارَ الشُّکْرِ لِمَوْلِدِہٖ علیہ السلام۔

حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت پر اظہار شکر ہمارے لئے مستحب ہے۔

○ امام سخاوی فرماتے ہیں۔

لَازَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ مِنْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْکِبَارِ یَعْمَلُوْنَ الْمَوْلِدَ۔

ہمیشہ اہل اسلام تمام علاقوں اور بڑے بڑے شہروں میں میلاد شریف کرتے ہیں۔ (انسان العیون ج ا ص ۸۰)

○ علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمہ علامہ احمد عابدین علیہ الرحمہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

اہل مکہ ہر سال میلاد شریف کی رات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولد شریف (جائے ولادت) میں حاضر ہوتے ہیں اور عیدوں سے بھی بڑھ کر محفل قائم کرتے ہیں۔ (جواہر البحار ص ۱۱۲۲)

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایمان کے ساتھ تعظیم مصطفیٰ فرض ہے اور توہین کفر۔ بعض وہ ہیں کہ لب پر کلمہ دل میں گستاخی ان کے نماز روزہ اور تبلیغ کی طویل فہرست ہے لیکن افسوس محبت و تعظیم مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء سے دامن خالی ۔ اللہ تعالیٰ نے اہل سنت وجماعت کو حسن اعتقاد عطا فرمایا اپنے نبی کی محبت سے ہمارے دل کو سرشار کیا۔ الحمد للّٰہ علٰی ذلک ۔ بعض سنی بھائی ایسے ہیں جو سستی کی وجہ سے اچھے اعمال سے غفلت برتتے ہیں۔ حضرت استاذ العلماء جامع شریعت و طریقت محبوب گنج کرم مفتی محمد حبیب اللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان کے وہ عظیم و جلیل ارشادات جس میں آپ برادران اہلسنّت کو خصوصاً عمل کی تلقین فرماتے آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

آپ کا ایمان افروز بیان آپ بھی پڑھیئے۔

یقیناً ہمیں اللہ نے بڑے پاکیزہ اور مقدس اعتقادات دیئے ہیں اگر آپ ہم اس کے مطابق عمل کریں۔ اللہ کی قسم ہفتے میں رنگ چڑھے گا۔"

جتنا سنی کو عمل کرنا اہم و ضروری ہے کسی اور کیلئے نہیں۔"

(۱) حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کی محبت میں آپ کے وضو مبارک کا پانی لے لے کر اپنے چہرں اور اپنے سینوں پر ملتے ہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دریافت فرماتے ہیں اس کام پر کس چیز نے تمہیں ابھارا سب نے عرض کی اللہ و رسول کی محبت نے۔ آپ نے فرمایا۔

من سره ان یحب اللّٰہ ورسوله او یحبه اللّٰہ ورسوله فلیصدق حدیثه اذا حدث ولیود امانته اذا ائتمن ولیحسن جوار من جاوره

جس شخص کو یہ امر پسند ہو کہ وہ اللہ و رسول سے محبت رکھے اور اللہ و رسول اس سے اسے چاہئے کہ سچ بولے امانت ادا کرے اور ہمسایوں سے

اچھا سلوک کرے۔

غور فرمائیں ! حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے چاہنے والوں کو کن کاموں کا حکم فرمایا ہے۔ اپنے حکم کی فرمانبرداری و نافرمانی کے بارے میں فرمایا۔

(۲) میری کل امت جنت میں داخل ہوگی مگر انکار کرنے والا امتی عرض کیا گیا ایسا وہ کون ہے؟ فرمایا جس نے میری تابعداری کی۔ جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے وہی منکر ہے۔ (مشکوۃ ص ۲۷)

(۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ
(مشکوۃ ص ۳۰)

جس نے میری پیروی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جو مجھ سے محبت رکھے وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ارادہ کرتا ہوں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو نماز پڑھانے پر کھڑا کر کے ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز کے لئے حاضر نہیں ہوئے۔ ان پر ان کے گھروں میں آگ لگا دوں۔

فوٹوگرافی اور وڈیو کی بیماری:

دینی و مذہبی پروگراموں میں خصوصاً فوٹو اور وڈیو کی بیماری پھیلتی جا رہی ہے اس میں مسجد وغیر مسجد کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ الا ماشاء اللہ۔ کم از کم دینی و مذہبی پروگراموں میں ان بیماریوں سے پرہیز کیا جانا چاہئے۔ مولیٰ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

معظم دینی کی تصویر زیادہ موجب وبال و نکال ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے گی اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاص بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جس پر ان کو بدترین خلق فرمایا۔ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا اور نبی بھی کون حضرت شیخ الانبیاء خلیل کبریا سیدنا ابراہیم علیٰ ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوۃ والتسلیم، کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام جہان سے افضل و اعلیٰ ہیں ان کی اور حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ و حضرت بتول مریم علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں۔ جب مکہ معظمہ فتح ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے بھیج کر وہ سب محو کرا دیں جب کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ پائے پانی منگا کر بنفس نفیس انہیں دھویا اور بنانے والوں کو قاتلہم اللہ فرمایا اللہ انہیں قتل کرے۔ (رسائل رضویہ ج ۱، ص ۳۴۷)

ہمارے زمانے کے مشہور عالم علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ رقم طراز ہیں۔

اگر علماء کی تقاریر کے لئے وڈیو کی اجازت دی جائے تو ٹی وی کے ڈراموں اور فلموں کا راستہ اپنے آپ نکل آئے گا اور اسلام میں برائی سے روکنے کا متعارف طریقہ یہی ہے کہ برائی کی طرف جانے والے راستوں سے بھی روک دیا جائے۔ (شرح مسلم ص ۸۲ ج ۲۔

بدعت کا جھگڑا

بعض حضرات محافل میلاد کو بدعت ضلالہ قرار دے کر اس سے منع کرتے ہیں۔ (معاذ اللہ) بے شک حدیث پاک میں بدعت سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ بدعت کا مفہوم کیا ہے۔ اگر بدعت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ عمل جو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور عہد خلافت راشدہ میں نہ تھا اور اس کے بعد ظہور پذیر ہوا وہ بدعت ہے اور بدعت ضلالت ہے اور اس پر عمل کرنے والا گمراہ اور دوزخ

کا ایندھن ہے تو پھر اس کی زد میں صرف محفل میلاد ہی نہیں آئے گی بلکہ امت کا کوئی فرد بھی اس کی زد سے نہ بچ سکے گا وہ علوم جن میں بیشتر وہ ہیں جن کا خیرالقرون میں یا تو نام و نشان ہی نہ تھا یا اگر تھا تو اس کی موجود صورت کا حسین وجود نہ تھا۔ صرف نحو' معانی' بلاغت اصول فقہ اصول حدیث۔ یہ تمام علوم بعد کی پیداوار ہیں جن علما نے ان علوم کو مدون کیا اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے انہیں کمال تک پہنچایا کیا وہ سب بدعتی تھے اور اس بدعت کے ارتکاب کے باعث وہ سب حضرات ان حضرات کے فتویٰ کے مطابق جہنم کا ایندھن بنے۔ معاذ اللہ یہ عظیم الشان مسجدیں اور ان کے فلک بوس مینار اور ان کے مزین محراب عہد رسالت میں کہاں ہوتے تھے۔ آیئے دیکھتے ہیں۔ علماء اسلام نے بدعت کی تعریف و تقسیم کیا فرمائی ہے۔

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اَلْبِدْعَةُ بکسر الباء فِی الشَّرْعِ هِیَ اِحْدَاثُ مَالَمْ یَکُنْ فِی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم وَهِیَ مُنْقَسِمَةٌ اِلٰی حَسَنَةٍ وَقَبِیْحَةٍ قال الشیخ الامام المجمع علی امامته و جلالته وتمکنه فی انواع العلوم وبراعته ابو محمد عبدالعزیز بن عبدالسلام رحمه اللّٰه تعالٰی ورضی عنه فی اخر کتاب القواعد:

اَلْبِدْعَةُ مُنْقَسِمَةٌ اِلٰی وَاجِبَةٍ وَمُحَرَّمَةٍ وَمَنْدُوْبَةٍ وَمَکْرُوْهَةٍ وَمُبَاحَةٍ

"شریعت میں بدعت اس کو کہتے ہیں کہ ایسی نئی چیز پیدا کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہیں تھی۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ بدعت حسنہ' بدعت قبیحہ' علامہ ابو محمد عبدالعزیز بن عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی امامت پر اور جلالت شان پر ساری امت متفق ہے اور تمام علوم میں ان کی مہارت اور براعت کو سب تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تصنیف کتاب القواعد کے آخر میں بیان کیا

ہے کہ بدعت کی مندرجہ ذیل یہ قسمیں ہیں۔ واجب ـ حرام ـ مستحب ـ مکروہ اور مباح۔"

۱ - اس نئی چیز میں کوئی مصلحت ہو تو وہ واجب ہے۔ جیسے علوم صرف و نحو وغیرہ کی تعلیم و تدریس اور اہل زیغ و باطل کارد۔ اگرچہ یہ علوم عہد رسالت میں موجود نہ تھے لیکن قرآن و سنت اور دین کو سمجھنے کے لئے اب ان کی تعلیم اور تدریس واجبات دینیہ میں سے ہے۔ اسی طرح جو باطل فرقے اس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوئے تھے بلکہ بعد میں موجود ہوئے ان کی تردید آج کل کے علماء پر فرض ہے۔

۲ - وہ چیزیں جن میں لوگوں کی بھلائی بہتری اور فائدہ ہے وہ مستحب ہیں جیسے سراؤں کی تعمیر۔ تاکہ مسافر وہاں آرام سے رات بسر کر سکیں۔ یا میناروں پر چڑھ کر اذان دینا تاکہ موذن کی آواز دور دور تک پہنچ سکے یا عام مدارس کا قیام تاکہ علم کی روشنی ہر سو پھیلے۔ یہ مستحبات اور مندوبات میں سے ہے۔

۳ - مباح: جیسے کھانے پینے میں وسعت اور فراخی ـ اچھا لباس پہننا ـ آٹا چھان کر استعمال کرنا یہ مباحات شرعیہ ہیں۔ اگرچہ عہد رسالت میں ان چھنے آٹے کی روٹی استعمال ہوتی تھی۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی ان چھنے آٹے کی روٹی تناول فرمایا کرتے لیکن اگر کوئی شخص آٹا چھان کر روٹی پکاتا ہے تو یہ اس کے لئے مباح ہے۔ بدعت اور گمراہی نہیں تاکہ اس کو دوزخی ہونے کی یہ حضرات بشارت سنائیں۔

۴ - وہ کام جس میں اسراف وہ مکروہ ہیں۔ اس طرح مساجد اور مصاحف کی غیر ضروری زیب و زینت۔

۵ - حرام: ایسا فعل جو کسی سنت کے خلاف ہو اور اس میں کوئی شرعی مصلحت نہ ہو۔

امام ابو زکریا محی الدین شرف النووی صحیح مسلم کی اپنی شرح میں کل بدعہ ضلالہ کی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

هٰذَا عَامٌ مَخْصُوْصٌ والمراد غالب البدع قال اهل اللغة هی

کل شیء عمل علی غیر مثال سابق قال العلماء البدعة علی
خمسة اقسام واجبة ومندوبة محرمة ومکروهة ومباحة فمن
الواجبة نظم ادلة المتکلمین للرد علی الملاحدة والمبدعین
وشبه ذلک ومن المندوبة تصنیف کتب العلم وبناء المدارس
والربط و غیر ذلک ومن المباح التبسط فی الوان الاطعمة
وغیر ذلک والحرام والمکروه ظاهران۔

"کلُّ بدعۃ ضلالۃ" اگرچہ عام ہے لیکن یہ مخصوص ہے یعنی ہر بدعت ضلالت نہیں بلکہ غالب بدعۃ ضلالت ہوتی ہے۔ لغت میں اس چیز کو بدعت کہتے ہیں جس کی مثال پہلے موجود نہ ہو۔ اور علماء کرام کہتے ہیں کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) واجب (۲) مستحب (۳) حرام (۴) مکروہ (۵) مباح۔
واجب کی مثال یہ دی ہے جیسے متکلمین کا ملحدوں اور اہل بدعت پر رد کرنے کے لئے اپنے دلائل کو منظم کرنا مستحب کی مثال یہ ہے مختلف علوم و فنون پر کتابیں تصنیف کرنا۔ مدرسے تعمیر کرنا اور سرائیں وغیرہ بنانا۔ مباح کی مثال یہ ہے جیسے طرح طرح کے لذیذ کھانے پکانا وغیرہ اور حرام اور مکروہ ظاہر ہیں۔"

امام موصوف نے تہذیب الاسماء واللغات میں بدعۃ محرمہ کی مثال یہ دی ہے قدریہ جبریہ، مرجیہ اور مجسمہ کے مذاہب باطلہ بدعۃ مکروہ کی مثال مساجد کی بلا ضرورت و مقصد تزئین وغیرہ۔

لیکن محفل میلاد کے انعقاد میں نہ کسی سنت ثابتہ کی خلاف ورزی ہے اور نہ کسی فعل حرام کا ارتکاب ہے۔ بلکہ یہ نعمت خداوندی پر اس کا شکر ہے اور شکر کا ادا کرنا کثیر آیات سے ثابت ہے۔ اسی طرح آیت "فلیفرحوا" سے اس فضل و نعمت خداوندی پر اظہار مسرت کرنا حکم الٰہی ہے۔

حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ملا علی قاری رحمہ الباری نے نقل کیا۔

ما احدث مما یخالف الکتاب او السنة او الاثر او الاجماع
فهو ضلالة وما احدث من الخیر مما لا یخالف شیئا من
ذلک فلیس بمذموم۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۱۶)

اگر ایسی چیز ایجاد کی گئی جو قرآن مجید۔ حدیث پاک آثار صحابہ یا اجماع کے خلاف ہو تو وہ گمراہی ہے اور اگر اچھی بات ایجاد کی گئی جو ان میں سے کسی کے مخالف نہ ہو تو وہ بری بدعت نہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ والرضوان نے فرمایا۔

آنچہ موافق اصول و قواعد سنت اوست و قیاس کردہ شد بر آں آن را بدعت حسنہ گویند وانچہ مخالف آن باشد بدعت ضلالت گویند۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۳۵)

جو بدعت کہ حضور علیہ السلام کے سنت کے اصول و قواعد کے مطابق ہے اور اس پر قیاس کی گئی ہے اس کو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو بدعت سنت کے مخالف ہوا سے بدعت ضلالت کہتے ہیں۔

ائمہ اسلام کی تصریحات سے بدعت کا مفہوم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ جس سے اہل ہویٰ کی تلبیسات کا پردہ چاک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں دست بستہ التجا ہے۔

اے مولیٰ میرے ان چند بکھرے ہوئے الفاظ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما اور لوگوں کی ہدایت کا سبب بنا دے اور میرے جملہ اساتذہ و مشائخ عظام خصوصاً سیدی والدی قدس سرہ العزیز کی ارواح طیبات کو اپنی شان رحمت کے لائق صلہ عطا فرما۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین شفیع المذنبین علیہ التحیۃ والتسلیم

محتاج کرم
مفتی محمد نعیم اختر نقشبندی عفی عنہ ابن مفتی محمد حبیب اللہ نقشبندی علیہ الرحمہ
کاموکے ضلع گوجرانوالہ